Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۲۹/۶۴ | ۵ ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۰ نبوت ۱۳۵۴ہش ۔ ۱۰ نومبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۵۵

# اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ
احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہر لحظہ اپنی حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

---

ربوہ ۱۰ نبوت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی بغرض علاج کئی ماہ تک لاہور قیام فرمانے کے بعد پرسوں بخیریت واپس ربوہ تشریف لے آئیں۔ آپ کی طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے اکثر ناساز رہتی ہے۔ کمزوری اور نقاہت بہت ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

## مجالس انصار اللہ ضلع لاہور کا سالانہ اجتماع

مجالس انصار اللہ شہر و ضلع لاہور کا سالانہ اجتماع (جو پہلے دو بار خاص مجبوریوں کے پیشِ نظر ملتوی کرنا پڑا تھا) اب انشاء اللہ تعالیٰ ۱۶ نبوت ۱۳۵۴ہش / ۱۶ نومبر ۱۹۷۵ء بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح تا ۵ بجے شام مسجد احمدیہ دار الذکر میں منعقد ہو رہا ہے۔ دوپہر کا کھانا بھی پیش کیا جائے گا۔ مجلس مرکزیہ سے متعدد قائدین کرام تشریف لا رہے ہیں۔ محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ کی تشریف آوری بھی متوقع ہے۔ لاہور شہر اور ضلع لاہور کے جملہ انصار صاحبان اس میں ضرور شرکت فرمائیں۔
(ناظم مجلس انصار اللہ ضلع لاہور)

## جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۵۴ہش مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ احبابِ جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی کوشش کریں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# اللہ تعالیٰ کی تجلیات اور رحمتوں کے ظہور کیلئے دعا کی بہت ضرورت ہے

## اس لئے دعا پر ہمیشہ کمربستہ رہو اور کبھی مت تھکو

"اللہ تعالیٰ نے شروع قرآن ہی میں دعا سکھائی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا بڑی عظیم الشان اور ضروری چیز ہے اس کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الحمد للہ ربّ العلمین۔ الرّحمٰن الرّحیم۔ مالک یوم الدّین۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی چار صفات کو جو اُمّ الصفات ہیں بیان فرمایا ہے۔ ربّ العلمین ظاہر کرتا ہے کہ وہ ذرّہ ذرّہ کی ربوبیّت کر رہا ہے۔ عالم اسے کہتے ہیں جس کی خبر مل سکے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز دنیا میں ایسی نہیں ہے جس کی ربوبیّت نہ کرتا ہو۔ ارواح اجسام وغیرہ سب کی ربوبیّت کر رہا ہے۔ وہی ہے جو ہر ایک چیز کے حسبِ حال اس کی پرورش کرتا ہے۔ جہاں جسم کی پرورش فرماتا ہے وہاں روح کی سیری اور تسلّی کے لئے معارف اور حقائق وہی عطا فرماتا ہے۔

پھر فرمایا ہے کہ وہ رحمٰن ہے یعنی اعمال سے بھی پیشتر اس کی رحمتیں موجود ہیں۔ پیدا ہونے سے پہلے ہی زمین، چاند، سورج، ہوا، پانی وغیرہ جس قدر اشیاء انسان کے لئے ضروری ہیں موجود ہوتی ہیں۔

اور پھر وہ اللہ رحیم ہے یعنی کسی کے نیک اعمال کو ضائع نہیں کرتا بلکہ پاداشِ عمل دیتا ہے۔

پھر مالک یوم الدّین ہے یعنی جزا وہی دیتا ہے اور وہی یوم الجزاء کا مالک ہے۔ اس قدر صفات اللہ کے بیان کے بعد دعا کی تحریک کی ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی ہستی اور ان صفات پر ایمان لاتا ہے تو خواہ مخواہ روح میں ایک جوش اور تحریک ہوتی ہے اور دعا کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتی ہے۔ اس کے بعد اھدنا الصّراط المستقیم کی ہدایت فرمائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تجلّیات اور رحمتوں کے ظہور کے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے اس لئے اس پر ہمیشہ کمربستہ رہو اور کبھی مت تھکو۔"
(الملفوظات جلد ہفتم صـ ۲۶۶، ۲۶۷)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۰؍ نبوت ۱۳۵۴ ھش
۱۰؍ نومبر ۱۹۷۵ء

# یورپ میں غلبۂ اسلام کی آسمانی بشارات اور اُس کے مختلف مراحل

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے اور خود عیسائی پادریوں کو بھی اِس سے مجالِ انکار نہیں کہ مغرب میں عیسائیت صدیوں غالب رہنے کے بعد اب یکسر ناکام ہو چکی ہے۔ عیسائیت کی یہ ناکامی اِس درجہ واضح اور مبرہن ہے کہ وہاں اِس کا وجود محض برائے نام باقی رہ گیا ہے۔ اِس حقیقت کا بظاہر ایک تلخ پہلو یہ ہے کہ مغربی اقوام عیسائیت سے متنفر ہونے کے بعد اسلام کی طرف رجوع کرنے کی بجائے دہریت کی رو میں بہہ کر سرے سے مذہب کو ہی خیرباد کہہ بیٹھی ہیں۔ وہ اب نہ خدا تعالےٰ کی ہستی کی قائل ہیں اور نہ عالمِ معاد کی ان کی نگاہوں میں کوئی وقعت باقی رہی ہے۔ اِس نئی صورتِ حال کی وجہ سے بعض ذہنوں میں یہ خدشات سر اُٹھاتے رہتے ہیں کہ ان اقوام کے اسلام کی طرف راغب ہونے اور اسے قبول کرنے کے امکانات بظاہر کالعدم ہو چکے ہیں۔ ایسے ذہن دلیل اِس کی یہ پیش کرتے ہیں کہ اگر انہوں نے اسلام قبول کرنا ہوتا تو عیسائیت سے متنفر ہوتے اور اسے خیرباد کہنے کے بعد وہ اسلام ایسے دینِ فطرت کی آغوش میں آجاتیں۔

اِس قسم کے موہوم اور بے بنیاد خدشات اَور کسی کے ذہن میں تو آسکتے ہیں لیکن ایک احمدی انہیں کبھی اور کسی حال میں بھی اپنے دل و دماغ میں جگہ نہیں دے سکتا اِس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بشارتوں کے بموجب مغرب میں بھی بالآخر اسلام کا غالب آنا ایک خدائی تقدیر ہے جسے بدلنے پر دُنیا کی کوئی طاقت قادر نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں مغربی اقوام میں اسلام کے پھیلنے اور غالب آنے کی بشارت دی ہے وہاں اُس نے غلبۂ اسلام کی آخری اور دائمی منزل کے آنے سے قبل بعض درمیانی مرحلوں کی بھی خبر دی ہے اور یہ درمیانی مرحلے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خبروں کے مطابق ہی رُونما ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مغرب میں اسلام کے غالب آنے کی بشارت دینے کے ساتھ ہی آپ پر یہ بھی منکشف فرمایا تھا کہ وہاں اسلام کا غلبہ مرحلہ وار ظہور میں آئے گا۔ پہلے مرحلہ کے طور پر وہاں عیسائیت کا زور ٹوٹے گا اور پھر رفتہ رفتہ وہاں عیسائیت نابود ہو کر رہ جائیگی۔ لیکن عیسائیت کے نابود ہونے کے معاً بعد وہاں اسلام غالب نہیں آئے گا بلکہ دوسرے مرحلہ کے طور پر یہ اقوام دہریت کی رَو میں بہہ جائیں گی۔ اِس کے بعد تیسرا اور آخری مرحلہ آئے گا۔ اُس وقت یہ اقوام بڑے زور کے ساتھ اسلام میں داخل ہوں گی اور خدائے واحد کی پرستار بنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا جؤا اپنی گردن پر رکھنے میں فخر محسوس کریں گی۔

جہاں تک مغرب میں عیسائیت کے نابود ہونے اور بالآخر وہاں اسلام کے غالب آنے کا تعلق ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر ۱۸۹۷ء کے اوائل میں حسبِ ذیل پیشگوئی شائع فرمائی:-

"مَیں ہر دم اِس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دِل مُردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے۔ ..... مَیں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا آقا قادر و توانا مجھے تسلّی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے، غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے، مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔ خدا قادر فرماتا ہے کہ اگر مَیں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کر دوں سو اب اس نے چاہا ہے کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھاوے۔ سو اب دونوں مریں گے کوئی ان کو بچا نہیں سکتا، اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو تسلیم کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں جو سچائی کا آفتاب مغرب سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اِس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور جو نُور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کُند ہوگا جب تک دجّالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وُہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اُس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا، اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دیگا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد رُوحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نُور اُتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو مَیں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔"

(اشتہار ۱۴؍ جنوری ۱۸۹۷ء)

اِس پیشگوئی میں دو باتیں تو واضح ہیں۔ اوّل یہ کہ یورپ میں عیسائیت یکسر نابود ہو کر رہ جائے گی۔ دوم یہ کہ عیسائیت کے نابود ہونے کے بعد بالآخر وہاں اسلام غالب آجائے گا۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو اِس پیشگوئی میں یہ اشارہ بھی مخفی ہے کہ عیسائیت کے نابود ہونے اور اس کی بجائے اسلام کے غالب آنے کے درمیان ایک اَور مرحلہ بھی آئے گا جس میں دجّالیت، عیسائیت کے علاوہ بعض اَور حربے بھی استعمال کرے گی اور جب یہ نئے حربے بھی ناکام ہو جائیں گے تو بالآخر اسلام غالب آئے گا۔ چونکہ درمیانی عرصہ میں مغربی اقوام نے عیسائیت سے متنفر ہو کر دہریت کی رَو میں بہہ جانا تھا اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس پیشگوئی کی اشاعت کے پانچ سال بعد یورپ میں عیسائیت کی ناکامی کے ابتدائی آثار شروع ہونے پر خبردار فرمایا کہ اسلام یورپ میں عیسائیت کی ناکامی کے معاً بعد غالب نہیں آئے گا بلکہ پہلے یہ لوگ دہریت کی طرف مائل ہوں گے اور پھر اسلام کی طرف آئیں گے۔ چنانچہ مجلس میں ایک روز عیسائیت کے زوال کا ذکر آنے پر فرمایا:-

"عیسائی مذہب کی عمارت تو گرنی شروع ہو گئی ہے۔ عنقریب سوائے پادریوں کے اَور سب لامذہب کہلائیں گے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۸۷)

لیکن چونکہ خدائی پیشگوئی کے بموجب اِس مرحلہ کی حیثیت عارضی تھی اور اسکے بعد بالآخر بہر صورت و بہر حال اسلام نے یورپ میں غالب آنا تھا اس لئے درمیانی مرحلہ کے طور پر یورپ میں دہریت پھیلنے کے امکان پر آپ نے کسی پریشانی کا اظہار نہیں فرمایا بلکہ یورپ میں عیسائیت کے ختم ہونے کو اسلام کے موعودہ غلبہ کے حق میں نیک فال قرار دیا اور فرمایا کہ وقتی اور عارضی طور پر دہریت کا پھیلنا اسلام کے موعودہ غلبہ کے حق میں ممد ثابت ہوگا۔ چنانچہ بعد ازاں جب آپؑ کی مجلس میں یورپ میں دہریت پھیلنے کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا:-

"اچھا ہے تختی صاف ہو رہی ہے، (اسلام کا) نقش اچھا جمے گا۔ مریم کے بیٹے مسیح کی خدائی کا بُت قلوب سے مٹنے دو تا اسلام کے لئے جگہ خالی ہو۔ پہلی رات کا چاند صرف تیز نظر انسان دیکھتا ہے ہر ایک کو نظر نہیں آتا، جب چودھویں رات کا چاند بن کر چمکتا ہے تو ایک عالم دیکھتا ہے۔ اِسی طرح میری آنکھوں نے اسلام کے رُوحانی غلبہ کا ہلال دیکھ لیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وقت آئے گا کہ یہ بدر بن کر چمکے گا، تب سارا عالم دیکھے گا۔"

(مجدّدِ اعظم حصّہ سوم صفحہ ۱۷، ۱۸)

الغرض اسلام کا یورپ میں غالب آنا مقدّر تو ہے لیکن یہ غلبہ مرحلہ وار ظاہر ہو رہا ہے۔ پہلے عیسائیت نے نابود ہونا تھا سو حسبِ بشارات یورپ میں وہ نابود ہو گئی، پھر حسبِ پیشگوئی وہاں دہریت نے پھیلنا تھا سو ایسا ہی ظہور میں آگیا۔ اب تیسرے مرحلہ کے طور پر وہاں اسلام نے غالب آنا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خبر کے مطابق دو مرحلے پُورے ہو چکے ہیں تیسرا مرحلہ بھی آئے گا اور ضرور آئے گا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ یہ مرحلہ نہ آئے۔ خدا تعالےٰ نے اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کا آسمانوں پر فیصلہ کر رکھا ہے۔ دنیا خواہ کتنا ہی زور لگا لے وہ غلبۂ اسلام کے خدائی ارادہ کے پُورا ہونے میں حائل نہیں ہو سکتی۔ اسلام کے غلبہ کا ہلال بدر بن کر چمکے گا اور سارا عالم اُسے دیکھ کر خوشیاں منائے گا۔ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۞

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ

مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد مبلغ مشرقی افریقہ

(۲)

واذا الصحف نشرت کے دوسرے معنوں کے مطابق مردہ صحیفوں یعنی گم گشتہ آثار کا ظاہر ہونا تھا اس مفہوم کو ذہن میں رکھتے ہوئے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا مندرجہ ذیل ارشاد بڑا ہی بصیرت افروز ہے آپ فرماتے ہیں :۔

"اس پیشگوئی (یکسر الصلیب) میں یہی اشارہ تھا کہ مسیح موعودؑ کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعہ سے (مسیح کے) صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائیگی۔ تب انجام ہو گا اور اس عقیدہ کی عمر پوری ہو جائیگی لیکن نہ کسی جنگ اور نہ لڑائی سے بلکہ محض آسمانی اسباب سے جو علمی اور استدلالی رنگ میں دنیا میں ظاہر ہونگے . . . . پس ضرور تھا کہ آسمان ان امور اور ان شہادتوں اور ان قطعی اور یقینی ثبوتوں کو ظاہر نہ کرتا جب تک مسیح دنیا میں نہ آتا اور ویسا ہی ہوا اور اب سے جو وہ موعود ظاہر ہوا ہر ایک کی آنکھ کھلے گی اور غور کرنے والے غور کریں گے۔ کیونکہ خدا کا مسیح آگیا۔" (مسیح ہندوستان میں صفحہ)

## انکشافات جدیدہ کی چند مثالیں

۱۔ قبر مسیح کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان انکشاف جس کے لئے خود مسیحی دنیا کے محققین قریباً روزانہ کوئی نہ کوئی جدید تحقیق پیش کرتے رہتے ہیں۔

انجیل مرقس کے آخر میں لکھا تھا کہ:۔

۲۔ اور اس نے ان سے کہا کہ تم تمام دنیا میں جاکر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا اور جو ایمان نہ لائے وہ مجرم ٹھہرایا جائے گا . . . غرض خداوند یسوع مسیح ان سے کلام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا اور خدا کی دہنی طرف بیٹھ گیا۔

انجیل کا یہی وہ حصہ ہے جہاں سے حضرت مسیح کی غیر معمولی شان الوہیت ثابت کی جاتی ہے اور انہیں آسمان پر زندہ "خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہوا" بتایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی شان دیکھئے کہ خاص اس حصہ کے متعلق جدید انکشافات سے یہ بات بپایۂ ثبوت پہنچ چکی ہے کہ یہ حصہ الحاقی ہے اور انجیل مرقس کا خاتمہ مشہور بائبل سکالر سی آر گریگوری کے نزدیک یہ ہے کہ

AND ALL THE THINGS ANNOUNCED TO THOSE ABOUT PETER BRIEFLY. THEY SPREAD OUT AND AFTER THAT JESUS HIMSELF APPEARED FROM EAST AND UP TO WEST HE SENT OUT BY THEM THE SACRED AND INCORRUPTED PREACHINS OF THE ETERNAL SALVATION.

یعنی یسوع کی فرمودہ تمام باتیں پطرس کے ساتھیوں کو مختصر طور پر پہنچا دی گئیں انہوں نے انہیں اکناف عالم میں پھیلا دیا اس کے بعد یسوع خود بھی مشرق سے ظاہر ہوا اور اس نے ان لوگوں کے ذریعہ مغرب تک مقدس عجیب اور دائمی نجات کے پیغام کو پہنچا دیا۔ ظاہر ہے کہ اس میں آسمان پر جانے وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

## مکتوب یروشلم

ایک قدیم یونانی راہب خانے سے ۱۸۷۳ء میں ایک مکتوب برآمد ہوا اسمیں واقعہ صلیب کے چشمدید بیانات درج ہیں اور لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب سے بیہوشی کے عالم میں زندہ ہی اتار لیا گیا تھا۔ ایسینی طبیب نکودیمس نے آپ کے زخموں کا علاج کیا اور آپ خفیہ طور پر یروشلم سے ہجرت کر گئے۔ اور آپ نے فرمایا کہ :۔

"میں یہ نہیں بتا سکتا کہ اب کہاں جاؤں گا کیونکہ میں اس امر کو مخفی رکھنا ضروری سمجھتا ہوں اور میں سفر بھی تنہا کرونگا"

نیز لکھا ہے :۔

"جب حواریوں نے گھٹنے ٹیکے تو ان کے چہرے زمین کی طرف جھکے ہوئے تھے یسوع اٹھا اور جلدی سے پھیلی ہوئی کہر میں چلا گیا . . . لیکن شہر میں یہ افواہ پھیل گئی کہ یسوع بادل میں سے ہو کر آسمان پر چلا گیا یہ خبر ان لوگوں نے ایجاد کی تھی جو مسیح کے رخصت ہونے کے وقت موجود نہ تھے"

The crucifixion by An Eye witness

بعد میں بحیرہ مردار سے ملنے والے کتبات نے بھی اس مضمون کی تصدیق کی۔

The Holy shroud

(مقدس کفن) وہ کپڑا جس میں حضرت مسیح علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد رکھے گئے اس کپڑے پر لہو اور مرہم وغیرہ کے نشانات کو جدید ترین فوٹو گرافی کی مدد سے جانچا گیا تو اس سے بھی یہ روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد زندہ تھے اور صلیب پر آپ کو مارنے کی یہودی سازش خدائی تدبیر کے مقابلے میں ناکام ہو گئی تھی۔

## بحیرہ مردار کے صحائف

۱۹۴۷ء میں بحیرہ مردار کے مغربی ساحل سے اتفاقاً دو ہزار سالہ پرانے صحائف دستیاب ہوئے جو خدا کی پیشگوئی واذا الصحف نشرت کے پورا ہونے کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ ان صحائف میں ایک راستباز استاد۔ کنواری کے فرزند۔ قوم کے ناشکوں سے شدید دکھ اٹھانے والے مصلح کا ذکر ہے

ڈاکٹر جے ایل ٹیشنر لکھتے ہیں:۔

"بحیرہ مردار کے صحائف میں صادق استاد اور اس کی غریب جماعت کا ذکر ہے اور تعلیمات کو بگاڑنے والے ایک مبلغ کا بھی۔ یہ غریب جماعت ابیونی عیسائی ہیں جو یہودیوں میں سے مسیح پر ایمان لائے تھے اور انہوں نے یہودی شریعت پر برابر عمل جاری رکھا اور مقدس استاد یسوع ناصری ہیں"

(The scrolls from the Dead sea by Edmond Wilson P-97)

## حضرت مسیح علیہ السلام کی تصاویر

یہ قدیم ترین دستاویزی ثبوت روم کے گرجا میں دوسری صدی سے موجود تھا لیکن گمنامی کی قبر سے تھوڑا عرصہ قبل ہی باہر نکلا ہے۔ یہ تصاویر جو مسیح علیہ السلام کی جوانی ادھیڑ عمر اور بڑھاپے کو ظاہر کرتی ہیں ثابت کرتی ہیں کہ آپ ۳۳ برس کی عمر میں آسمان پر نہیں گئے تھے بلکہ آپ نے بڑھاپا بھی اسی دنیا میں گزارا اور مشہور عیسائی عقیدہ کے برخلاف عمر طبیعی کو پہنچکر وفات پائی۔

مذکورہ بالا حوالوں کے نتائج اور ان سے استدلال آج کے مقالہ کا موضوع نہیں ہے یہاں ان قیمتی دستاویزوں کا حضرت مسیح علیہ السلام کی تائید و صداقت کے لئے انکشاف اور اذا الصحف نشرت کی مثال کے طور پر ذکر کیا گیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مذکورہ بالا ارشاد یعنی "ضرور تھا کہ آسمان ان امور اور ان شہادتوں اور ان قطعی اور یقینی ثبوتوں کو ظاہر نہ کرتا جب تک مسیح موعود دنیا میں نہ آتا اور ویسا ہی ہوا اور اب سے جو وہ موعود ظاہر ہوا ہر ایک آنکھ کھلے گی اور غور کرنے والے غور کرینگے کیونکہ خدا کا مسیح آگیا" کو ذہن میں رکھتے ہوئے ماہرین آثار قدیمہ کا مندرجہ ذیل بیان . . . . . . .

. . . . . . . . . . . . .

. . . . . . . . . . کیا حقیقت افروز اور وجد آفرین ہے کہ مصر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آثار قدیم اور قدیم مسیحی دستاویزات کا انکشاف یوں تو ۱۷۷۸ء میں ہوا مگر ان کی اہمیت کا کوئی احساس نہ تھا چنانچہ پچاس ایسی تحریروں میں سے انچاس محض غفلت و لاپرواہی سے نذر آتش ہو گئیں۔ ۱۸۲۸ء میں اس سلسلہ میں اور ترقی ہوئی اور چیمپولین نامی ایک سکالر ان قدیم تحریروں کو پڑھنے کے قابل ہوا اور ۱۸۳۵ء میں یعنی حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی ولادت کے سال میں مذکورہ سکالر چیمپولین کے ایک شاگرد [illegible] ان دستاویزات کی اہمیت و حقیقت کو سمجھ سکے اور دنیا کو معلوم ہوا کہ آسمانی قدیم مسیحی عقائد اور رسمی خیالات پر ایک انقلابی تغیر لانے والا ہے ایک مشہور ماہر آثار قدیمہ شیمیز کے نزدیک ۱۰-۱۸۸۲ء اور ایک دوسرے محقق کے خیال میں ۱۸۹۵/۹۶ء کے سال ان قدیم دستاویزات کی تحقیق کے سلسلہ میں غیر معمولی اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ قریباً وہی زمانہ ہے جب حضرت مسیح پاک علیہ السلام قبر مسیح کے متعلق ایک تحقیقی مشن کشمیر بھجوانے کا ارادہ فرما رہے تھے۔

مُردہ صحیفوں کا زندہ ہونا بھی ہمارے اس زمانہ میں عجیب شان سے پورا ہو رہا ہے۔ سائنس اس سلسلہ میں اتنی ترقی کر چکی ہے کہ ہزاروں برس کے مدفون آثار قدیمہ دریافت کئے جا رہے ہیں اور ان کا زمانہ بھی متعین کیا جا سکتا ہے کہ یہ آثار آج سے کتنے ہزار سال پرانے ہیں۔ افریقہ میں تو لاکھوں برس پرانی ہڈیاں دریافت ہو چکی ہیں۔ مصر کی قدیم زبان ہیروگلافی جو بالکل مٹ چکی تھی اسے از سر نو زندگی بخشی گئی ہے اور جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے قمران کی وادی اور نیل کی وادی سے وہ عجیب صحائف ملے ہیں جو مسیح موعود علیہ السلام کے انکشافات والہامات کی تصدیق اور کسر صلیب کے نہایت کارآمد ہتھیار ہیں۔ لائبریریوں کا قیام اور ترویج بھی واذا الصحف نشرت کی صداقت کا ایک روشن ثبوت ہے لائبریریوں کے ذریعہ نادر اور گمنام صحائف عوام الناس کی رسائی میں آگئے ہیں اور ہر شخص معمولی سی محنت اور توجہ سے ان علوم اور کتابوں کی واقفیت حاصل کر سکتا ہے جن کا گذشتہ زمانوں میں تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔

یہ اور ان جیسے اور بے شمار حقائق و واقعات ثابت کرتے ہیں کہ نشر و اشاعت اور ذرائع ابلاغ کی وسعت مسیح پاک علیہ السلام کی خادم اور آپ کی صداقت کا چمکتا ہوا نشان ہے۔ میں اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل الفاظ پر ختم کرتا ہوں آپ فرماتے ہیں:۔

"تکمیل اشاعت ہدایت کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اتمام نعمت اور اکمال الدین ہوا تو اس کی دو صورتیں ہیں اول تکمیل ہدایت اور دوسری تکمیل اشاعت ہدایت۔ تکمیل ہدایت من کل الوجوہ آپ کی آمد اول سے ہوئی اور تکمیل اشاعت آپ کی آمد ثانی سے ہوئی کیونکہ سورۃ جمعہ میں جو آخرین منہم والی آیت آپ کے فیض اور تعلیم سے ایک اور قوم کے تیار کرنے کی ہدایت کرتی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ایک بعثت اور ہے اور یہ بعثت بروزی رنگ میں ہے جو اس وقت ہو رہی ہے۔ پس یہ وقت تکمیل اشاعت ہدایت کا ہے"

(الملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۰)

دارالذکر دعوت الی اللہ [illegible] ۵ مئی ۱۹۷۳ء کو مسجد مبارک ربوہ میں مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس میں پڑھا گیا۔

## دعائے مغفرت

میری اہلیہ ۲۷ر اکتوبر کی شام کو صرف ۲۳ سال کی عمر میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ بڑی نیک خاتون تھیں، پنجگانہ نماز کی پابند تھیں اور دن میں کئی بار قرآن شریف کی تلاوت کرتی تھیں۔ سلسلہ احمدیہ سے بڑی محبت رکھتی تھیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کے لئے مغفرت کی دعا فرماویں اللہ تعالیٰ ہمیں صبر سے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق بخشے

عبدالرحیم مدرس۔ بستی رندان
ڈیرہ غازی خاں

# اُذکروا موتاکم بالخیر

# محترم الحاج ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب بٹالوی مرحوم و مغفور

از مکرم محمد اصغر یعقوب خان صاحب

ہمارے والد محترم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب ۲۷ر اگست ۱۹۷۵ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۲ سال تھی آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور صحابی حضرت شیخ عبدالرشید صاحب بٹالوی کے ہاں ۱۹۰۳ء میں پیدا ہوئے۔ شروع سے ہی انتہائی ذہین اور زیرک تھے اسکول کے مدارج انتہائی ذہانت و قابلیت سے طے کئے میٹرک کا امتحان ایم بی ہائی سکول بٹالہ سے پاس کیا۔ اور ضلع بھر میں اول رہے۔ اس کے بعد آپ لاہور تشریف لے گئے۔ جہاں سے آپ نے F.Sc فرسٹ ڈویژن میں پاس کی۔ اور یونیورسٹی میں پوزیشن حاصل کی۔ یہ اس زمانے کا ذکر ہے جس زمانے میں میٹرک یا F.Sc میں فرسٹ ڈویژن لینا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔

جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اچھا ذہن عطا کیا تھا وہاں آپ کے دل میں دین کی خدمت کا جوش رہتا۔ اسی جذبے کو لئے ہوئے آپ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں داخل ہوئے جہاں آپ کے احمدی ساتھیوں میں محترم کرنل عطاء اللہ صاحب۔ ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب، ڈاکٹر فخر الدین صاحب اور محترم کرنل ابراہیم صاحب شامل تھے۔ جن میں سے موخر الذکر آپ کے حسن اخلاق اور دینی قابلیت اور نیک گھریلو ماحول سے متاثر ہو کر احمدیت میں داخل ہوئے اور آج بفضلہ تعالیٰ اُن کی اولاد بھی مخلص احمدی ہے۔

آپ نے ۱۹۲۸ء میں ایم بی بی ایس کا امتحان امتیازی طور پر پاس کیا اور یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی پہلی پوزیشن بھی ایک احمدی طالب علم (مکرم کرنل عطاء اللہ صاحب) نے حاصل کی تھی۔

آپ نے سرکاری ملازمت ۱۹۲۹ء میں شروع کی اور مختلف جگہوں پہ جہاں بھی آپ گئے وہاں اپنے علم کے علاوہ حسن اخلاق کا ایسا نمونہ پیش کیا جس سے سب متاثر ہوتے تھے۔

شروع شروع میں جب آپ جہلم میں تعینات ہوئے اور وہاں کے لوگوں سے ایسا رشتہ قائم کیا کہ ان کی وفات پر جب وہ لوگ آئے تو اس طرح رو رہے تھے جیسے اُن کا کوئی قریبی عزیز فوت ہو گیا ہو۔ جہلم کے ایک نہایت اچھے غیر احمدی دوست تعزیت کے لئے آئے تو یہ کہہ رہے تھے کہ آپ سے اُن کا تعلق تو باپ کا ہے مگر آج مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے میرا بھائی بچھڑ گیا ہے۔

مختلف جگہوں پہ میڈیکل آفیسر کی حیثیت سے کام کرنے کے بعد ۱۹۳۶ء میں انگلستان تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے پونے دو سال کے قلیل عرصے میں ایم آر سی پی (M.R.C.P) اور ڈی ایم آر (D.M.R) جیسی اعلیٰ اسناد حاصل کیں۔ اُس زمانے میں طب کی اعلیٰ تعلیم کے لئے بہت کم لوگ منتخب (select) ہوا کرتے تھے۔ بالخصوص مسلمانوں میں اعلیٰ تعلیم یافتہ ڈاکٹر تو خال خال ہی نظر آیا کرتے تھے۔

۱۹۳۸ء میں انگلستان سے واپسی ہوئی پہلے کچھ عرصہ لاہور اور مظفر گڑھ میں کام کیا اور پھر ۱۹۴۰ء میں امرتسر سول ہسپتال میں تعینات ہوئے اور ساتھ ہی ساتھ آپ کو یہ منفرد اعزاز بھی حاصل تھا کہ آپ نے بیک وقت گلانسی میڈیکل کالج امرتسر میں پروفیسر آف میڈیسن اور ریڈیالوجی کے لیکچرار کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔

آپ نے اپنے علم کو کاروباری انداز میں کبھی استعمال کرنے کی کوشش نہیں کی۔

حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا اکثر امرتسر میں ابا جان مرحوم کے پاس تشریف لاتیں وہ ہمیشہ یہی فرماتیں کہ یہاں آکر مجھے اپنے بھائی کی خوشبو آتی ہے [illegible] کہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب بھی کچھ عرصہ پیشتر وہاں بطور میڈیکل آفیسر تعینات تھے) اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بھی اکثر تشریف لاتے۔ اسی طرح سلسلہ کے دوسرے بزرگ بھی تشریف لاتے جن میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ خاص طور پر قابل ذکر ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۴۶ء میں جبکہ متحدہ ہندوستان میں ہندو مسلم فسادات زوروں پر تھے اُس وقت اباجان مرحوم نے سرکردہ ڈاکٹروں کی ٹیم میں (جن میں ڈاکٹر امیر الدین، ڈاکٹر شجاعت علی اور ڈاکٹر ریاض قدیر قابل ذکر ہیں) دن رات ایک کرکے زخمی مسلمانوں کی مرہم پٹی اور علاج معالجہ کی خدمت بجا لانے کا بے مثال نمونہ پیش کیا۔

۱۹۴۷ء میں پاکستان بننے کے بعد آپ کو سول سرجن گوجرانوالہ مقرر کیا گیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ساہیوال میں تعینات رہے اور بالآخر ۱۹۴۹ء میں آپ کا تقرر میو ہسپتال لاہور میں ہوا جہاں آپ ہیڈ آف انسٹی ٹیوٹ آف ریڈیو تھیریپی (Head of Institute of Radiotherpy) مقرر ہوئے اور اس کے ساتھ ساتھ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں بطور پروفیسر بھی فرائض انجام دیتے رہے۔

۱۹۵۳ء میں آپ نے حکومتِ پاکستان کی طرف سے انگلستان کا دوسرا مطالعاتی دورہ کیا۔

اباجان مرحوم نے پاکستان (مغربی و مشرقی پاکستان) کے پہلے ریڈیو تھیریپی انسٹی ٹیوٹ اور ریڈیو آئیسو ٹوپ سنٹر (Radiotherpy Institute & Radio Isotope Centre) کی بنیاد ڈالی جو کہ آپ کا ایک تاریخی کارنامہ ہے۔

انسانی ہمدردی کے اعتبار سے بھی آپ اپنی مثال آپ تھے۔ غریب رشتہ داروں کی اکثر مدد فرماتے۔ خاص طور پر عید کے مواقع پر اُن کے گھروں میں جاکر مدد فرماتے۔ اس کے علاوہ جماعت کا کوئی فرد بھی کوئی مسئلہ لے کر آپ کے پاس آتا تو خواہ وہ آپ کے پیشے سے تعلق رکھتا ہو یا نہ آپ اُس کی ہر ممکن امداد فرماتے۔ یہ بات دوستوں تک ہی محدود نہیں تھی بلکہ مخالفین بھی اس سے استفادہ کرتے۔ خود بتایا کرتے تھے کہ ۱۹۵۳ء میں جب احمدیوں کے خلاف ایجی ٹیشن زوروں پر تھی اُس وقت مولوی ظفر علی صاحب کے بیٹے اختر علی صاحب ایڈیٹر زمیندار آپ کے زیرِ علاج تھے۔ آپ فرماتے کہ میں نے اُن کے علاج میں کوئی کسر نہیں اُٹھا رکھی اور انہیں یہ بھی محسوس نہ ہونے دیا کہ وہ ہمارے مخالف ہیں۔

گھریلو ملازموں کے آرام اور کھانے وغیرہ کا خاص خیال رکھتے۔ بعض دفعہ ہم بھائی بہن مذاق میں اباجان مرحوم سے کہتے کہ آپ کو ہر وقت ان لوگوں کا فکر لاحق رہتا ہے تو فرماتے کہ یہ غریب لوگ ہمارے رحم و کرم پر ہیں۔ اگر ہم ان کا خیال نہ کریں گے تو کون کرے گا؟

۱۹۵۴ء میں آپ محترم شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم، محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم کے ہمراہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے ربوہ جارہے تھے کہ راستے میں کار کو حادثہ پیش آیا جس میں آپ کو خاصی چوٹیں آئیں اور ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی لیکن اس کے باوجود آپ ربوہ تشریف لے گئے اور حضور کی عیادت کی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو طویل عرصے تک اپنے والدین کی خدمت کی سعادت بخشی۔ اُن کی ہر خواہش کا احترام کرتے۔ آپ کے والد ماجد ۱۹۵۱ء میں انتقال فرما گئے۔ اس کے بعد آخر دم تک اپنی والدہ کی خدمت بجالاتے رہے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا دو سال قبل ۱۹۷۳ء میں انتقال ہوا ہے۔ آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کے ہمراہ ۱۹۶۳ء میں فریضۂ حج ادا کیا جبکہ آپ انگلستان سے تیسرے مطالعاتی دورے سے واپس تشریف لارہے تھے۔ اُس وقت آپ کی چھوٹی بیٹی بھی آپ کے ہمراہ تھی۔ اور ہماری دادی جان مرحومہ والدہ محترمہ اور چچا عبدالرؤف خان صاحب (جنہوں نے ہمارے دادا جان مرحوم کی طرف سے حجِ بدل کیا) پاکستان سے حج کرنے کے لئے گئے اور اس طرح خدا کے فضل سے اس خاندان کے پانچ افراد کو اکٹھا حج کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

والدہ صاحبہ بتاتی ہیں کہ آپ اکثر مسنون دعائیں پڑھ کر یا زبانی اس انداز سے سُناتے کہ ہمیں کسی اور معلم کی ضرورت محسوس نہ ہوئی اور تمام مناسکِ حج انتہائی خوش اسلوبی سے ادا کئے۔ (باقی)

## درخواستِ دُعا

محترم ملک عطاء محمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ پچنند ضلع کیمبل پور ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ملک صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

(ملک بشیر احمد جہلمی انسپکٹر مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

قسط ۳

# وعدہ کنندگان سرائے خدمت

(۶)

| نمبر شمار | نام وعدہ کنندہ | مجلس | رقم وعدہ | وصولی رقم |
|---|---|---|---|---|
| ۲۴۵ | ،، عبدالرشید صاحب سماٹری نگران مجلس | کراچی | ۵۰۰/- | × |
| ۲۴۶ | ،، زرتشت منیر احمد خان صاحب ناظم اطفال | ،، | ۵۰۰/- | × |
| ۲۴۷ | ،، چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب قائد سوسائٹی | ،، | ۵۰۰/- | ۶۰/- |
| ۲۴۸ | ،، ،، برائے چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم۔ سوسائٹی | ،، | ۵۰۰/- | ۲۵۰/- |
| ۲۴۹ | ،، نعیر احمد صاحب | ،، | ۵۰۰/- | × |
| ۲۵۰ | ،، ملک مظفر احمد۔ ملک بشیر احمد صاحبان | ،، | ۵۰۰/- | ۱۲۰/- |
| ۲۵۱ | ،، رائے عبدالقدیر۔ عبدالباسط صاحبان | ،، | ۵۰۰/- | ۱۲۰/- |
| ۲۵۲ | مجلس خدام الاحمدیہ | ،، | ۵۰۰/- | ۳۰۰/- |
| ۲۵۳ | مکرم مجید احمد صاحب خورشید | ،، | ۵۰۰/- | × |
| ۲۵۴ | مکرم مسعود احمد صاحب | ،، | ۵۰۰/- | × |
| ۲۵۵ | ،، ملک ناصر محمود۔ خلیل احمد۔ عبدالسلام صاحبان | ،، | ۵۰۰/- | × |
| ۲۵۶ | ،، انوار الحق صاحب | ،، | ۵۰۰/- | × |
| ۲۵۷ | ،، چوہدری محمد حسین صاحب منجانب محمد حسن صاحب | ،، | ۵۰۰/- | × |
| ۲۵۸ | ،، نسیم احمد خان صاحب | ،، | ۵۰۰/- | × |
| ۲۵۹ | ،، منصور احمد صاحب و نعیمہ منصور صاحبہ | ،، | ۵۰۰/- | × |
| ۲۶۰ | ،، محمود احمد کمال صاحب | ،، | ۵۰۰/- | × |
| ۲۶۱ | ،، حبیب احمد خان صاحب معہ برادران | ،، | ۵۰۰/- | ۱ |
| ۲۶۲ | مجلس خدام الاحمدیہ | ناظم آباد | ۵۰۰/- | ۲۵۰/- |
| ۲۶۳ | مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب | ،، | ۵۰۰/- | × |
| ۲۶۴ | ،، رفیع الزمان صاحب | ،، | ۵۰۰/- | × |
| ۲۶۵ | ،، حبیب اللہ صادق صاحب | ،، | ۵۰۰/- | × |
| ۲۶۶ | ،، مرزا محمد اکمل صاحب | عزیز آباد | ۵۰۰/- | × |
| ۲۶۷ | ،، چوہدری عبدالحفیظ صاحب | ،، | ۵۰۰/- | × |
| ۲۶۸ | ،، مرزا لیاقت علی صاحب | ،، | ۵۰۰/- | ۵۰۰/- |
| ۲۶۹ | ،، منظور مستجاب احمد صاحب | ،، | ۵۰۰/- | × |
| ۲۷۰ | ،، چوہدری فیض عالم خان صاحب معہ بچگان | ،، | ۵۰۰/- | ۲۰/- |
| ۲۷۱ | ،، مرزا مبشر احمد صاحب | ،، | ۵۰۰/- | × |
| ۲۷۲ | ،، مرزا صادق علی صاحب | ،، | ۵۰۰/- | × |

(باقی)

## ضروری گزارش

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے منعقد نہیں ہو سکا اس موقعہ پر بہت سی مجالس اپنا سالانہ چندہ پورے سال کا یا تدریجی بجٹ کے لحاظ سے ادا کر دیا کرتی ہیں۔ امسال چونکہ وہ مرکز میں تشریف نہیں لاسکے اس لئے تمام ناظمین اور زعماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ مجلس انصار اللہ کا چندہ جلد سے جلد مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

ماہ دسمبر میں سو فیصد بجٹ پورا کرنے والی مجالس اور اوّل، دوم، سوم آنیوالی مجالس کی فہرست تیار کی جاتی ہے اس لئے چندہ کی فراہمی اور روانگی جلد کرکے ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# منظوری انتخاب صدر و نائب صدر مجلس موصیان جماعت ہائے احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے صدر و نائب صدر مجلس موصیان کی منظوری تا ۳۰-۴-۷۸ عطا فرمائی ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ صدر موصیان سیکرٹری وصایا بھی ہوگا۔ (ناظر اعلیٰ)

| نام جماعت | نام منتخب شدہ صدر موصیان | وصیت نمبر | نام منتخب شدہ نائب صدر موصیان | وصیت نمبر |
|---|---|---|---|---|
| شیخوپورہ شہر | حکیم مرغوب اللہ صاحب | ۲۰۹۷ | + | + |
| کاچھیلو ضلع تھرپارکر | غلام محمد عاصی صاحب | ۳۴۰۳ | + | + |
| مظفرآباد آزاد کشمیر | ماسٹر عبدالودود صاحب طارق | ۱۶۶۶۷ | + | + |
| ہری پور ہزارہ | میاں رحیم داد صاحب | ۴۶۳۵ | + | + |
| سکھر | قریشی عبدالرحمن صاحب | ۶۹۳۸ | + | + |
| پھیرو چیچی تھرپارکر | منشی فضل دین صاحب | ۱۹۵۶۸ | + | + |
| ٹیکسلا | مرزا بشیر احمد قمر صاحب | ۲۰۰۱۸ | + | + |
| اوکاڑہ ضلع ساہیوال | شیخ عبدالحکیم صاحب | ۱۱۴۷۵ | + | + |
| پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ | ڈاکٹر محمد شفیع صاحب | ۲۲۸۲ | مکرمہ احمد بی بی صاحبہ | ۹۰۲۸ |
| مغلپورہ لاہور | ملک مظفر احمد صاحب | ۱۶۱۶۴ | + | + |
| پرانی انارکلی لاہور | چوہدری اعظم علی صاحب | ۲۴۱۵ | + | + |
| مدینہ کالونی لاہور | عبدالرحمن خان صاحب | ۴۹۰۰ | سردار بیگم صاحبہ زوجہ مرزا صلاح الدین صاحب | ۲۰۲۷۵ |
| باغبانپورہ لاہور | میاں عبدالرحمن صاحب | ۷۶۸۹ | + | + |
| لاہور چھاؤنی | شیخ محمود الحسن صاحب | ۶۲۱۰ | + | + |

## تقریب شادی

مکرم مرزا اسلم حیات بیگ صاحب (ریٹائرڈ چیف آفیسر ڈسٹرکٹ کونسل۔ حال ناظم جائیداد موصیان) کے صاحبزادہ مکرم مرزا وسیم احمد بیگ صاحب کی شادی ۱۰ر اکتوبر ۱۹۷۵ء کو بمقام لائلپور ہوئی۔ ایک دن قبل نماز جمعہ کے وقت احمدیہ مسجد فضل لائلپور میں محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائلپور نے مرزا وسیم احمد بیگ صاحب کے نکاح کا اعلان انیسہ عفت صاحبہ بنت مکرم مرزا ارشد بیگ صاحب E.A.D.A لاہور کے ہمراہ آٹھ ہزار روپے مہر پر فرمایا۔ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۷۵ء کو ایک بجے دن مکرم مرزا اسلم حیات بیگ صاحب کے مکان واقع گلبرگ لائلپور میں دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں لائلپور اور ربوہ کے احباب شریک ہوئے۔

انیسہ عفت صاحبہ محترم مرزا احسن بیگ صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سگے بھانجے تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

(خاکسار محمد اسمٰعیل دیالگڑھی انچارج شعبہ رشتہ و ناطہ)

## ولادت

خاکسار کے بڑے بھائی جان مکرم مرزا مسعود احمد صاحب حیدرآباد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۰ر اکتوبر کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام طارق احمد تجویز ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی دراز عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (مرزا مظفر احمد حیدرآباد سندھ)

## قابل فروخت ایمبولینس

فضل عمر ہسپتال کی ایمبولینس قابل فروخت ہے۔ خواہشمند حضرات دفتر فضل عمر ہسپتال ربوہ سے رابطہ قائم کرکے معلومات حاصل کریں۔ (چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

## جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر
# الفضل کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا

حسب معمول امسال بھی جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر الفضل کا باتصویر اور دیدہ زیب سالانہ نمبر شائع ہوگا جو نہایت اہم، قیمتی اور بلند پایہ مضامین پر مشتمل ہوگا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

جماعت کے اہل قلم اور اہل علم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ جلد سے جلد اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

مشتہرین کے لئے بھی یہ ایک نادر موقع ہے وہ اپنے اشتہارات کے آرڈر جلد بھجوا دیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ بعد میں اُن کے لئے گنجائش نہ رہے۔ (ادارہ)

## دعائے مغفرت

میری والدہ صاحبہ مسماۃ بیگم بی بی اہلیہ چوہدری غلام نبی صاحب جو کہ موصیہ تھیں مورخہ ۲۶-۱۰-۷۵ کو بقضائے الٰہی بوقت تین بجے صبح وفات پاگئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں ۲۷ر اکتوبر کو بعد نماز ظہر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ نیک، دل، خداترس اور غریب پرور خاتون تھیں۔ احباب کی خدمت میں دعائے مغفرت کے لئے درخواست ہے۔

(حکیم محمد اسلم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بکھو بھٹی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

## درخواست ہائے دعا

۱۔ محترم چوہدری غلام محمد صاحب چیمہ امیر جماعت احمدیہ ضلع خیرپور بیمار ہیں (۲) محترم ڈاکٹر چوہدری غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چھور ضلع شیخوپورہ بعارضہ دل بیمار ہیں اور کمزور ہوگئے ہیں (۳) محترم چوہدری محمد اکرم خان صاحب زمیندار حیدرآباد سندھ بھی بعارضہ دل بیمار رہے ہیں اب بفضل خدا ٹھیک ہیں البتہ کمزوری ہے اور نظر کی کمزوری کی بھی شکایت ہے۔ ہر سہ کی کامل اور عاجل صحتیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(چوہدری احمد حسین باجوہ خانیوال ریلوے اسٹیشن)

۲۔ میری ممانی محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم فیض احمد صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمشیرہ خلیفہ عبدالرحمن صاحب بیمار ہیں۔ ان کی رسولی کا اپریشن ہوا ہے۔ گو حالت تسلی بخش ہے تاہم ضعف بہت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفاء بخشے۔ (نور بیگم ہمشیرہ میاں محمد ابراہیم صاحب مبلغ امریکہ)

۳۔ میں عنقریب ملک سے باہر جارہی ہوں بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ میرا دیار غیر میں جانا بابرکت فرمائے نیز میرے شوہر مکرم بشیر الدین محمود صاحب کو ہر لحظہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

(طیبہ بیگم چوہدری بشیر الدین محمود صاحب ڈرگ روڈ نزد احمدیہ مسجد کراچی)

میٹرک کے امتحان
دینے والے طلباء متوجہ ہوں
خصوصی رعایت
میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴